59869 - بچی کا سر مونڈنا

سوال

سوال نمبر (14248) کے جواب مولانا صاحب اس نتیجہ پر کیسے پہنچے ہیں کہ بچی کا سر منڈانا سنت نہیں، کیا بچیوں کے بلاوں میں بھی ان کے لیے گندگی نہیں ہے، اور کیا یہ اختلافی مسئلہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ترمذی رحمہ اللہ نے سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی اور رہن رکھا ہوا ہے، اس کی جانب سے ساتویں روز ذبح کیا جائے، اور نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1522) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث پیدا ہونے والے بچے کا سر مونڈنے کے مستحب ہونے کی دلیل ہے.

لیکن فقہاء کرام بچی کا سر مونڈنے کے متعلق اختلاف کرتے ہیں، چنانچہ مالکیہ اور شافعیہ بچے کی طرح بچی کا سر مونڈنے کے قائل ہیں، لیکن حنابلہ بچی کا سر مونڈنے کے قائل نہیں.

شافعی حضرات نے بچی کا سر مونڈنے کی دلیل امام مالك اور امام بیھقی وغیرہ کی مرسل روایت سے لی ہے جو یہ ہے:

محمد بن علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حسن اور حسین، اور زینب اور ام کلثوم کے بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی صدقہ کی "

اسے بیھقی نے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوع بھی روایت کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو حسین کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم دیا "

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی سند میں ضعف ہے.

اور حنابلہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ: اصل میں عورت کے بال مونڈنا ممنوع ہیں، اور پیدا ہونے والے بچے کا سر مونڈنے کا سنت میں ثبوت ملتا ہے بچی کا نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بغیر کسی ضرورت کے عورت کا سر کے بال منڈوانے کی کراہت کی روایت میں کوئی اختلاف نہیں، ابو موسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مصیبت کے وقت چیخ و پکار کرنے اور سر مونڈنے والی عورت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں "

متفق علیہ.

اور خلال نے اپنی سند کے ساتھ قتادہ عن عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر مونڈنے سے منع فرمایا "

اور حسن کہتے ہیں یہ مثلہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ خلقت میں تبدیلی ہے.

اور اس لیے کہ پیدا ہونے والی بچی کا سر مونڈنے کی حدیث صحیح نہیں تو معاملہ اپنی اصل پر ہی رہیگا، یعنی مونڈنے کی ممانعت.

مزید دیکھیں: شرح الخرشی علی مختصر خلیل (3 / 48) اور المجموع (8 / 406) اور کشاف القناع (3 / 29).

اور درج ذیل حدیث:

" بچہ کا عقیقہ ہے، تو اس کی جانب سے خون بہاؤ، اور اس سے گندگی دور کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5471).

اس حدیث میں گندگی دور کرنے کا حکم ہے جس کی تفسیر میں اختلاف ہے:

ایك قول یہ ہے کہ: اس سے مراد سر مونڈنا ہے.

اور ایك قول یہ ہے: اس سے مراد اس پر لگی ہوئی خون وغیرہ کی گندگی ہے، تو اس سے یہ علم ہوا کہ اسے غسل

دینا مستحب ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طبرانی کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی روایت میں آیا ہے کہ:

" اس سے گندگی دور کی جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے "

تو اس پر عطف ہے، تو گندگی تو سر مونڈنے سے بھی عام پر محمول کرنا اولی ہے، اس کی تائید عمرو بن شعیب کی بعض روایت سے ہوتی ہے جس میں ہے:

" اور اس سے اقذار یعنی گندگی دور کی جائے "

اسے ابو الشیخ نے روایت کیا ہے" انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (9 / 593).

بہر حال حدیث بچے کا سر مونڈنے میں نص ہے، اور حنابلہ کے مسلك میں یہی راجح ہے.

واللہ اعلم .